پروفیسر (موسیو) میسولوئی میسون، کالج دی فرانس کی کتاب

"لاہور کی ملاقاتیں"

(سوال و جواب)

سہ روزہ دو نشتیں مابین
شہزادہ محمد داراشکوہ اور سائیں بابا لعل داس بیراگی
[فارسی فولیو ترجمہ: منشی چندر بھان برہمن پٹیالوی]

ترجمہ اردو: پروفیسر مظہر اللہ قریشی (مارچ، اپریل 2018ء)
حسب فرمائش: حاجی خلیل الرحمٰن خالد صابری مانکپوری

دیباچہ

میسولوئی مسیون پروفیسر کالج دی فرانس کی کتاب [لاہور کی ملاقاتیں] جو کہ شہزادہ محمد داراشکوہ اور سائیں بابالعل داس کے درمیان سہ روز کی دونشتیں، جواب وسوال پر مبنی ہے۔ اصل گفتگو ہندی زبان میں ہوئی، جس کا فارسی زبان میں ترجمہ چندر بھان برہمن پٹیالوی نے بعداز 1198ھ میں بہ عنوان **"انتخاب جواب وسوال: بابالعل داس اور بادشاہ حق پرور داراشکوہ"** کیا۔

میرے صد قابل احترام بزرگ صاحبزادہ خلیل الرحمٰن صاحب چشتی قادری مانک پوری نے یہ فارسی فولیو انتخاب برائے فارسی سے اردو ترجمہ کے لیے میرے پاس بھجوایا۔ باوجود مصروفیات اپنی کتب کی تالیف وتدوین کے مَیں انکار نہ کرسکا اور اس نسخہ گوہر نایاب کا اردو میں ترجمہ کیا۔ گو اس فارسی فولیو انتخاب میں جگہ جگہ عبارت میں سقم موجود تھا۔ جس کی نشاندھی مدیر ھذا نے بھی کیا ہے۔

علاوہ ازیں: کتب حوالہ جات کا ہونا بھی اس موقع پر نہایت ضروری تھا لیکن مَیں اللہ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر گزار ہوں اور خاص کر صدقہ بزرگان اہل حق واولیائے کاملینؒ

جنہوں نے ہرلحہ میری رہنمائی فرمائی اور یہ کام پایہ تکمیل ہوا۔

خدارا اثر اشکری کنم

مترجم

پروفیسر مظہر اللہ قریشی۔ لاہور

بتاریخ: 2 اپریل، 2018ء بروز سوموار

بہ مقام لاہور

آغاز

سائیں بابا لعل داس اور شہزادہ محمد دارا شکوہ کے درمیان سہہ سہہ روزہ دو ملاقاتیں ہوئیں جس کے نتیجہ میں یہ جواب و سوال لکھے گئے۔

''جواب و سوال دارا شکوہ'' جو کوئی بھی پڑھے گا حقایق دنیا سے آگاہی پائے گا:۔

سوال نمبر 1: ''ناد'' اور ''بید'' میں کیسے فرق کیا جائے؟

جواب: بادشاہ اور اس کا حکم [یعنی بادشاہ۔ ناد ہے اور اس کا حکم۔ بید]

سوال نمبر 2: چاند کی روشنی کیا ہے، اس کی سیاہی کیسے اور سفیدی کیونکر؟

جواب: چاند اپنے اندر روشنی کی وجودی کرنیں نہیں رکھتا لہذا ایک بات تو عیاں ہے کہ اس کے اندر کی وجودی کرنیں سورج کی محتاج ہیں۔ سیاہی زمین کا عکس ہے اور سفیدی اس کے اندر چلنے والے دریا ہیں۔

سوال نمبر 3: پھر پوچھا گیا کہ اگر عکس ہے تو سورج میں کیوں نظر نہیں آتا؟

جواب: سورج مجموعہ مثل آتش (آگ) ہے اور چاند مجموعہ عکسِ آب (پانی) لہذا عکس ہمیشہ پانی میں نظر آتا ہے نہ کہ آگ میں۔

سوال نمبر 4: ہر بندہ، بندگی کرتا ہے۔اس کی قبولیت یا نا قبولیت کا کیسے پتا لگے؟

جواب: اگر بندہ اپنی بندگی سے آپ ہی مطمئن نہیں اور خود کہتا ہے کہ مَیں اپنی عبادت ٹھیک طرح نہیں کر پایا۔ مجھے باسلیقہ ہو کر بندگی کرنا چاہیے تھی۔ تو اس کی قبولیت کا علم تو اس کے اندر کا بندہ اسی لمحہ بتا دیتا ہے۔

سوال نمبر 5: فقیر کن راہوں کا قیدی ہے؟

جواب: ''وجود'' کھانا، پینا، دیکھنا، سننا اور سونے کی عادت رکھتا ہے۔ اور انہی کا قیدی ہے۔ اگر وہ ان کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دے اور اسے اپنے قابو میں رکھے تو پھر اس کی قید میں نہیں رہتا۔

سوال نمبر 6: ہندوستان میں بُت پرستی کیا ہے اور آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اس بات کا استحکام دل نے مقرر کیا ہوا ہے۔ جس کا معنی ہے خبردار رہو اور جو کوئی اس کے معنی سے معذور ہے وہ اپنے اندر کی آگاہی سے محروم ہے۔ اپنے اندر کی آواز سے جڑنا ضروری ہے۔ ہر کوئی اپنے اندر سے آگاہ نہیں ہے۔ اگر آگاہ ہو جائیں تو بت پرستی نہیں کریں گے۔

سوال نمبر 7: دنیا کا طریقہ کھانا پینا، دیکھنا سننا، اور سونے سے اپنے جسمانی اعضاء کو بحال کرنا مقصود ہے۔ تا کہ ان میں طاقت آسکے۔ صافی نہاداں اس بات سے اتفاق کرتے ہیں مگر کم اور زیادہ کے کنٹرولی اضافے کے ساتھ۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: یہ کام دل کا ہے صافی نہاداں دل کی نگہبانی کرتے ہیں۔ اور دنیا کے ہاتھ میں تو اس کی بربادی ہے چنانچہ، بچے اور جوان کا کھانا پینا، دیکھنا سننا اور سونا برابر ہے لیکن بچہ اگر کسی نا محرم عورت کے ساتھ بغل گیر ہو تو بُرا نہیں مگر جوان کسی نامحرم عورت پر نظر ڈالے تو عیب ہو گا۔ اسی طرح صافی نہاداں بچوں کے مانند اور دنیا کا طریق عیب ہے۔

سوال نمبر 8: بعض لوگ کہتے ہیں کہ میرا پیر خس (خس وخاشاک) ہے؟

جواب: اس لفظ کو لوگ غلط سمجھتے ہیں۔ اگر پیر خسی تھا تو مرید اپنی مراد حاصل کرنے تک کیسے پہنچ گیا۔ [وہ تو اپنی ذات میں خس ہوتا ہے]

سوال نمبر 9: مرید خدمت پیر میں بے بہرہ آتا ہے۔ طبیعت کے خلاف، جب خدمت مرشدی میں رہتا ہے تو فائق بن جاتا ہے۔ کس طرح؟

جواب: عورت نا کدخدا کے سوا کسی سے شرم نہیں کرتی۔ ہر کسی کی طرف نگاہ کرتی ہے۔ جب اس کی تربیت ہوتی ہے تو وہ سرنگوں ہوتی ہے۔

سوال نمبر 10:

سوال نمبر 11: خالق اور خلق میں کیا فرق ہے نیز میں نے ایک شخص سے یہی پوچھا تو اس نے کہا کہ مثل درخت اور تخم درخت۔ لیکن آپ کیا کہتے ہیں ایسا ہی ہے یا کچھ اور ہے؟
جواب: خالق مانند سمندر اور خلق کوزہ آب ہے۔ اگر چہ ان دونوں جگہوں میں پانی کہاں موجود ہے مگر اس میں فرق کمال درجہ موجود ہے لہذا خالق خالق ہے اور مخلوق مخلوق ہے۔

سوال نمبر 12: پرم آتما جیو آتما کیسے ہو جاتی ہے۔ اور باز پرم آتما کیسے ہو جاتی ہے؟
جواب: جیسے پانی شراب بن جائے اور ہر کوئی اسے زمین پر گرائے اور پھر مستی وجب زمین میں آجائے اور خالص پانی زیر زمین وہ باز آب ہے۔ بس آدم کی یہی قسم جیو آتما ہوتی ہے۔ جس میں آلایش مستی حواص خمسہ کے ساتھ چمٹ جاتی ہو۔

سوال نمبر 13: ''در آتما'' اور ''پرم آتما'' میں کیا فرق ہے؟
جواب: کوئی فرق نہیں۔

سوال نمبر 14: اگر کوئی فرق نہیں ہے تو پھر ثواب وعذاب کا معاملہ کیا ہے؟
جواب: تاثیر قلب ہے جیسے گنگ اور آب گنگ [گنگا]

سوال نمبر 15: ان میں کیا فرق ہے؟
جواب: ان میں بڑا فرق ہے اور بے شمار فرق ہے کیوں کہ آپ گنگ اگر کسی کوزہ میں ہو اور اس مین ایک قطرہ شراب کا ڈال دیں تو وہ حکم شراب ہوگا۔ لیکن اگر آپ ہزار ہا کوزے شراب گنگا میں ڈال دیں تو وہ شراب نہیں بلکہ گنگا ہی کہلائی جاوے گی۔ در ایں صورت ''پرم آتما'' خالص ہے اور ''مخلص آتما'' ہر کسی کے وجود میں قید ہے، جو پرم آتما بن جاتی ہے۔

سوال نمبر 16: ''جوگیشر'' ایک فقیر کامل کی طرح ہے یہ کہاں سے آپ کو پتا چلا؟
جواب: خواب اور بیداری کا کیسے پتا چلا پھر لوگ سوتے بھی ہیں وہ ہنگام آغاز ہی سے واقف ہیں کہ کس وقت سونا ہے اور خواب دیکھنا ہے۔

سوال نمبر 17: تریا [اُوشھا] لاھوت ہے؟ یہ کہاں ہے؟
جواب: سدہ (اظہر من الشّمس) پر

اوّل: مہاپورکھ [بعد از کسب کمال مرتبہ کشف]

دوئم: بچپن

سوئم: شراب خور غلطاں

سوال نمبر 18: سدہ ''اظہر من الشّمس'' ہے لیکن بچپن اور شراب خوران کا اعتماد کیسے ہو؟
جواب: بچپن مخمور برائے ممعل ولعل ہوتا ہے۔ لیکن خواہشات اس کے اندر پوشیدہ ہیں پھر بعد از خمار باہر آتی ہیں۔ جوگیشر ہمیشہ خمار کی مانند ہے لیکن مہاپورکھ اس میں تاثیر پیدا کرتا ہے۔ تا کہ بااثر ہوجائے لیکن اگر نہیں ہوتی تو قدرت نہیں چاہتی۔

سوال نمبر 19: ہندی کتب بتاتی ہیں کہ جب کاشی پر موت آئے گی تو اسے مکت حاصل ہوگی۔
ازیں معنی تعجب ہوتا ہے کہ زاہد اور معصیت کنندہ کیا برابر ہوں گے؟

جواب: دراصل کاشی وجود کو قرار بخشتا ہے جو کوئی مرتا ہے مکت ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 20: دنیا میں جو کوئی بھی مرتا ہے کیا وہ مکت ہو جاتا ہے؟

جواب: ''ماسوائے'' مہاپورکھ کے جو خواہشات سے پاک ہے۔لیکن جو وجود خواہشات کے ساتھ مرے گا وہ مکت سے محروم ہو جائے گا۔

سوال نمبر 21: ہندی کتب سے پتا چلتا ہے کہ ''اوتار'' رفع فاسدان، قطع ظالمان اور محافظت صافی نہاداں اور استحکام حق دستی کرتا ہے۔خصوصاً ''ست جگ'' [تمام ثواب تھا]

ترتیاجگ [تین حصّے ثواب اور ایک حصّہ عذاب]

دواپرجگ [قرار بالمناصفیہ]

کلجگ [ایک حصّہ ثواب اور تین حصّے عذاب]

آخر کار دو پر جگ کہ اوتار سری کرشن دنیا کے آدم حق میں آئے گا اور ظالموں سے نجات دلوائے گا۔اور صافی نہاداں جو پچھلی دنیا میں تھے ان کو ساتھ لائے گا پھر دنیا میں ہدایت اور راستی پھیل جائے گی۔آپ کیا کہتے ہیں اس خیال پر؟

جواب: اُوتار محض اس لیے ہوگا کہ طریقہ جگ جو منسوخ ہو گیا تھا دوبارہ بحال کرے اور آئندہ دور حال میں استحکام دے۔محافظت صافی نہاداں جن کو ہمراہ لایا تھا طریقہ عالم میں مرتبہ

چہارم کو موافق رکھے۔

سوال نمبر 22: صافی نہاداں کس مقام پر رہتے ہیں۔اور یہ جگہ / مقام کہاں ہے؟

جواب: صافی نہاداں در مقام [جبروت] [سکھوپت] ہے۔ یہ عالم بے ہوش ہے جو جاگنے اور سونے سے محروم ہے پس بیدار شخص ہوشیار ہے اور خواب میں سب روبکار۔اور وہ کہ بیداری غفلت وزند اور خواب ہماں دیدار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 23: جب کوئی عالم بے ہوشی میں چلا جاتا ہے یعنی خواب وخراب میں اور پھر جب وہ واپس ہوش میں آتا ہے تو اس کو بیداری کا یقین کیسے ہوگا وہ کیسے جانے گا؟

جواب: خواب (جمال وجلال) میں ''ساتک'' ''راجس'' اور ''تامس'' موجود ہیں۔جو کوئی بھی راجس اور تامس میں چلا جائے تو غلط ہے (باطل ہے) اور ''ساتک'' بیداری ظاہر ہوگا۔

سوال نمبر 24: ''جوگیشر'' خواہش تبدیل مکان در معنی ''اوتار'' بن جائے اور جوگی کمال والی سلطنت عظیم ہو جائے، عبادت کی اصل جگہ جنگل و بیابان درمیان سے نکل جائے اور صرف صورت سلاطین رہ جائے۔تدبیر و بندوبست کرنا، قتل کرنا در آجائے۔لوگوں پر ایسا وقت پہلے کبھی نہ آیا تھا۔بتائیں! اب ہم کہاں کھڑے ہیں؟

جواب: ایسا کہاں ہے؟ لیکن قیاس ضرور کر سکتے ہو۔اپنی آنکھ کر جنگ وجدل دکھاؤ مگر جوگی کو کبھی نہ دیکھو کہ اس کے برابر کوئی نہیں۔اس کو خواہش حس پر لے آتے ہو اور ہر روز اس کے

درمیان جنگ تازہ ہوتی ہے۔ جو دنیاوی خواہش تک لے جاتی ہے کیونکہ امور انصاف میں کذب وجھوٹ آڑے ہے۔ کیوں کہ ناشائستہ خواہش میں ہمیشہ دشمن طاقتور ہو جاتا ہے جس کے لیے تدبیر لینا ہوتی ہے۔

سوال نمبر 25: مان لیا جائے کہ ''راج جوگ'' ہے تو پھر ہم کیسے اعتبار کریں کہ یہ راج آرائیش سے خالی ہے؟

جواب: وقعتاً اگر ''راج جوگ'' ہے اور اس سبب کے کہ ہر کوئی میل محبت اہل دنیا ہو گئے۔

کیوں!

اس لیے کہ اصل میں دنیا جوگ ہے اور قید دین دنیا ہے۔ پس فرض کرو کہ وقت ولمحہ خواہش محبت اہل اللہ ہو تو اس وقت اور لمحہ کوئی دانا دخل اندازی نہیں کرتے پس ہمہ قدر ''جوگ'' ہے

سوال نمبر 26: اکثر درویش اپنے اصل لباس میں ہی دنیا کے سامنے آنے کی خواہش رکھتے ہیں تا کہ لوگوں کے سامنے ظاہر ہو سکیں مگر کچھ اعتراض کرتے ہیں۔؟

جواب: یہ راستہ بند نہیں ہے کہ اہل اللہ اس راستے سے گزریں۔ چنانچہ اگر کوئی پتھروں کو جمع کرتا پھرے کہ پارس پتھر اس کے ہاتھ لگ جائے تو کیا بُرا ہے۔

نیز اپنے لباس میں کسی مجلس میں آتا ہے تو یہ ثواب عظیم ہے۔ کہ لوگ اس سے فیض یاب ہوتے ہیں اور اپنے مسائل پوچھتے ہیں۔ پھر سوال وجواب میں فی البدیہ گفتگو ہوتی ہے۔ اور لوگ علم وحکمت کی باتوں اور رشد وہدایت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 27: ''رامائن'' کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب سری رام چند کا لشکر ہر طرف قتل و غارت کرتا ہوا لنکا کی فتح کے لیے پہنچا اور فتح کے بعد انہوں نے ''آب حیات پیا'' [نوش کیا] جس کی وجہ سے تمام لشکر زندہ ہو گیا اور لشکر راون جو کہ فنا ہو گیا تھا انہوں نے کیا کہا کہ ''یہ آب حیات کی تاثیر ہے۔ جو کوئی مر گیا تھا اب زندہ ہو گیا''۔

دوئیم! سری رام چندر ''یگانگی اور بیگانگی'' کسی طرف نہیں تھے زندہ کرنے یا مارنے میں۔ اور کیا معنی ومطلب ہے فرمادیں؟

جواب: جب راوَن کا حملہ ہوا اور لشکر راوَن دن رات رام چندر کو تلاش کر رہے تھے تو ایک فائدہ یہ ہوا کہ خالص صافی نہاداں آدم زاد جو مر چکے تھے سری رام چندر نے ہی تو اپنے دل و خیال سے انہیں زندہ کیا اور راون کے لشکر کو فنا کیا۔

سوال نمبر 28: ہر کوئی جانتا ہے کہ راون ''سیتا'' کو ان کے گھر سے اٹھا کر لے گیا تھا، اس وقت سری رام چندر کہاں تھے؟

جواب: دراصل ''سیتا'' دھرم تھی اور اپنے ''دیو'' سے نسبت نہ رکھتی تھے۔

سوال نمبر 29: ''دیو'' ہر کسی کا روپ دھارنے کی قوت رکھتا مگر ''سری رام چندر'' کی شکل میں نہیں آسکتا۔ کیوں؟

جواب: ''سیتا'' رام چندر کے مکھ سے اسے پہنچانتی تھی۔ اس کے چہرے سے الفت رکھتی تھی۔ [اگر کوئی روپ بدل کے سیتا کے سامنے آئے اور وہ رام چندر نہ ہوا تو سیتا کو دکھ ہوتا]

سوال نمبر 30: راون سیتا کو گھر سے اٹھا کر لے گیا یقیناً سیتا راون سے خوف زدہ ہوئی یا کی گئی
تو پھر اس جرم میں راون آگ میں کیوں نہ جھلسا؟
دار اصل سیتا صورت دھرم ہے وہ ''ساتک'' تھی جب بھی وہ غصہ کرنا چاہتی نہ کر پاتی۔

سوال نمبر 31: ہندی کتب میں ہے کہ در جگ تر تیا۔ دس ہزار سال عمر آدم کی تھی۔
راجہ جسرتھ: نو ہزار سال عمر پایا۔ جب کہ سری رام چندر نے گیارہ ہزار سال عمر پائی۔ کیا ہوا
کہ سیتا نے صرف ایک ہزار سال ''بن باس'' کیا اور راون سے کیا نسبت تھی؟
مگر کیا سری رام چندر اس قدر قدرت وقوت نہ رکھتے تھے کہ اس پر اپنا دھیان ونگاہ رکھتے؟
جواب: راجہ جسرتھ کی ایک ہزار سال کی کم عمر کی وجہ ''سُرون'' کی بد دعا تھی جسے اس نے قتل
کر دیا تھا۔
اور سری رام چند کی ایک ہزار سال زیادہ عمر ''کسری معتاد جگ تر تیا'' تھی۔ یہ ساری عمر والد
اور بھائی سے ملی تھی جب کہ ''سیتا'' کے والد سے کوئی الفت نہیں تھی اسی وجہ سے سیتا نے ایک
ہزار سال ہی بن باس کیا [(مقدمہ دہ سر (10) (راون)] درمیان میں آ گیا۔

سوال نمبر 32: مذہب ہندو کی رسم ہے کہ [عقیدہ ہے] کہ ''بُرج'' [متھرا جیولا] میں ''سری
صو گوپیاں'' جلوہ گر ہیں۔ یہ ٹھیک یا نہیں؟
جواب: ٹھیک کرتے ہیں۔ ٹھیک کہتے ہیں؟

سوال نمبر 33: جناب حال برہم کس طرح دل ان کا ہو جائے؟
جواب: وہ ہر جگہ نہیں۔ معلوم نہیں کہ وہ ابھی یہاں آ جائیں کیا پتہ وہ کہاں رہتے ہیں۔
ان کی شکل (ظاہری) ہے کہ نہیں
رنگ کیسا ہے یا بہ مثل مہا پورکھ ہیں۔

سوال نمبر 34: شکر ہے کہ اللہ ایک ہے۔ **(آفرینش از یک قدرت است)**
تو پھر ''استھاور اور جنگم'' کیوں۔
کہ بر بے ہوش اور ہوشیار واقع ہے۔
بعض تو بے خودی میں انہیں اوتار، برہمان بش، مہلیش بھی سمجھتے ہیں۔ یہ کیسے ہوا؟
جواب: چونکہ ''استھاور'' زمین سے پیدا ہوا اور اس کا تخم زمین ہے۔ اور جنگم تخم آب ہے۔ اور
آب [پانی] زمین پر غالب ہو جاتا ہے اس معنی سے جنگم۔ استھاور پر فوقیت رکھتا ہے۔

سوال نمبر 35: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ
''جنگم ہم آدم وہم حیوانات ہے''
تو پھر آدم حیوانات پر کیوں غالب ہے؟
جواب: آدم ---- عالم عین اور
حیوانات ---- عالم جدید ہے
جو عبارت بے ہوشی ہے۔ آدم کسی اور گروہ کے مقابل پر ہے۔ از یں مر بے ہوش ہے۔ اور

حیوانات مقابل خلق پش وپس ہیں۔ اسی وجہ سے آدم حیوانات پر حاوی ہے۔
غالب ہے۔ اور ''استہاور'' جوتخم زمین ہے کوئی حرت نہیں کرتا۔ قائم ہے اور جنکم چونکہ پانی
سے ہے اور پانی ہمیشہ حرکت میں رہتا ہے۔ اور بعض آدم دیوتاؤں کے محتاج ہوتے ہیں۔
یہ ہوا ہے۔ بعض ''سدہ غالب'' سے آئے جو''نکاروپ'' ہیں۔

سوال نمبر 36: فقیر [راکلیہ چہ باید کرد] کیا کرتا ہے کہ جواب کامل نہیں دیتا؟ اگر کوئی اپنے
سوال کے جواب کی درخواست کرتا ہے تو وہ ''خاموشی'' اختیار کر جاتا ہے۔
جواب: طالب ومحرم ان کی نگاہ میں ہوتے تھے۔ وہ سوال کا جواب تو دیتے تھے تم سمجھتے ہو کہ وہ
خاموش ہیں۔ یہی تو جواب ہوتا ہے۔

سوال نمبر 37: توحید اور حالت میں کیا فرق ہے؟
جواب: خاموشی کو راز حق کہتے ہیں جو توحید ہے۔ اور گفتگو کرنے سے پہلے کی کیفیت حال و
حالت ہوتی ہے۔

سوال نمبر 38: دھیان کیا ہے اور ''سمادہ'' کیا ہے؟
جواب: دھیان۔۔۔۔پکڑنا۔۔۔۔[گرفتن]

اور

سمادہ۔۔۔۔گذرنا (وقت کا)۔۔۔۔[گذاشتن]

کیوں جانے کے بعد دل مانند ''آہوصحرا'' (ہرن صحرائی) کہا جاتا ہے۔
کیوں کہ بیتائی بسیار ہوتی ہے پھر پکڑے جانے یعنی قید ہونے پر کیوں ایسا ہوتا ہے؟
پھر وقت کے گزرنے کے بعد وہی حبس مست کرتا ہے۔

سوال نمبر 39: کیا وصال ذات بھی ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو وصال کو کیسے پتا چلتا ہے کہ ذات
بھی ہمراہ ہے؟
جواب: لوہے کو آگ پر رکھو اس وقت تک کہ وہ آگ کا رنگ بھر لے اب اس پر کام کرو تو نتیجہ
بر آجاؤ گئے۔

سوال نمبر 40: خیرات دینا (دان کردن) کہتے ہیں کہ خیرات کا فائدہ بہر حال ملتا ہے
بعد ازاں کہ کوئی شخص اپنی زندگی میں خیرات کرے تو اس کے دل کو سکون ملتا ہے بعض چیزوں
کو فقیر آدم کے تعلق سے بھی جوڑتے ہیں۔ کیوں کر؟
جواب: دراصل اوقات آدم کا تین گنا تعلق ہے اگر بساتک کردہ۔۔۔بساتگی، براجس کردہ
۔۔۔۔براجسی اور اگر بتامس کردہ۔۔۔۔بتامسی۔

پس حیوانات ساتک، راجس اور تامس۔

کیوں کر ہیں۔ ساتک۔ بے سعی بازو اور بے محنت بے گردش تک پہنچتی ہے اور جاجس آدم
کے راستے حیوان تک نگاہ رکھتی ہے پھر تامس کو تھپٹر پڑے تو وہ تھپٹر کھاتا بھی ہے۔

سوال نمبر 41: یہ طے ہے کہ مسلمان جب فوت ہوتا ہے تو اسے دفنایا جاتا ہے۔ ہندو کو جلایا جاتا ہے۔ اگر درویش ہوا اور وہ در پردہ ہندو ہو تو اس کا کیا کیا جائے گا؟

جواب: دفن کرنا یا جلانا بہ وجہ تعلق کے ہوتا ہے اور درویش اس تعلق میں نہیں آتا۔

اس کا وجود تو معرفت الٰہی کے سمندر میں غرق ہوتا ہے۔ اس کے وجود کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔ تم چاہے اس کے وجود کو جلا دو یا دفن کر دو۔

سانپ اپنی کھال خود اتار کر پھینک آتا ہے اور پھر اس کھال کو تم جلاؤ یا دفن کرو اس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔

فقیر کے وجود خاکی کی بھی وہی حالت ہوتی ہے۔

سوال نمبر 42: کہا جاتا ہے کہ کم آزاد بنو۔۔۔ معنی کم آزاد کے کیا ہیں اور کیسے بنیں؟ کہا اندک آزاد کہہ رہا ہوں۔

جواب: بڑے اور طاقتور بنو مگر دست آزاد [خالی ہاتھ] پھر دوسروں کو برابر رکھو اور ان کی آزادی کا خیال رکھو۔ یہی مطلب ہے کم آزادی کا۔

سوال نمبر 43: کیا فعل مختار، معبود حقیقی ہے؟ نیز مذکور ہے کہ فعل مختار ہماں کامیاب ہے؟ کیسے یقین کریں۔

جواب: فعل مختار خدا عزوجل سلطان ہے نیز موجودات بھی۔

سوال نمبر 44: بہر حال کیسے یقین کریں؟ تفصیل سے بتائیں۔

جواب: اس وقت تو یقین کیا تھا جب بچہ ماں کے رحم میں تھا۔ وہاں فعل مختار در پردہ موجود تھا جس نے بچہ کو اماں بخشی اور اس کی پرورش کی جب کہ وہاں اس کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا۔

پھر بچہ بھی دنیا میں ظہور ہوا۔ آدھا فعل مختار مکمل ہوا۔ پھر از راہ عنایت و بندہ نوازی قوت ربانی عزوجل نے اس کی ماں کی چھاتیاں دودھ سے بھر دیں۔ بقایا آدھا فعل مختار یہاں پورا ہوا۔

پھر بچہ جب روئے تو ماں مطلع ہو جاتی ہے۔ اور وہ اسے دودھ پلاتی ہے۔

پھر جوان ہو جاتا ہے اور خواہشات نفس سے وہ عورت کے ساتھ ہم بستری کرتا ہے۔ یہ بر نیک ہوا یا بد اشغال۔ اب وہ خود فعل مختار ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہی سب نیک اور بد تخلیق کیے ہیں۔

سوال نمبر 45: کتب فارسی میں مذکور ہے کہ دوسرا جنم نہیں ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: اس بارے میں کن کتب میں ہے کیونکہ اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اس بات کو فارغ کر دیا ہے کہ "دوسرا جنم نہیں ہے"

سوال نمبر 45: (ب): دوسرے جنم کی عبارت منسوخ ہو گئی ہے۔ یہ بات ہندی کتب نے لکھی ہے۔

جواب: فارسی کتب کے اکثر مصنفین صاحب کمال تھے اور ہر کوئی صاحب کمال اور ان کے دل آلودگی نفس سے پاک ہیں۔

وہ مرنے سے پہلے خود کو فانی کہتے تھے وہ دوسرے جنم کو نہیں مانتے۔ مگر اہلِ ہند اس کو نہیں مانتے اور اپنے آپ کو ان کے ہاتھ نہیں دیتے۔

سوال نمبر 46: کہتے ہیں کہ تناسخ جامعہ اصلی معتبر نہیں ہے۔ چاہے آدم، حیوان اور حیوان آدم ہو جیسے گندم کے کھیت میں جو نہیں اگتی؟

جواب: کسی نے اللہ قرب اپنے شوق سے حاصل کیا۔ حقیقت حق وجود انسان ہے نہ کہ حیوان۔ کوئی شخص آلودگی نفس اور خواہش حواس خمسہ میں مر جائے تو پھر تناسخ تبدیل لباس کرو۔ کر سکتے ہو۔

سوال نمبر 47: فارسی کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے قدرت کاملہ سے وجود آدم چار عناصر سے بنایا، یعنی

خاک۔ ہوا۔ پانی۔ آگ

لیکن کتب ہندی میں تخلیق وجود آدم پانچ عناصر بتایا گیا ہے۔ اس کا انہیں کہاں سے معلوم ہوا؟

جواب: الحق کہ آدم پانچ چیزوں سے آراستہ ہے۔

اوّل: خاک: جسے وہ "شامہ" کہتے ہیں وہ بد و نیک زمین کی بُو سے دریافت ہوئے۔

دوم: پانی: جسے زبان مخصوص میں ذائقہ کہتے ہیں کہ پانی کی تاثیر ہمیشہ سیراب کرتی ہے اور اندر نمی پیدا کرتی ہے۔

سوئم: آگ: مثال آنکھ ہے جو ہمیں روشنی دیتی ہے۔

چہارم: ہوا: ہوو ہو دیت ہست "لامہ" (جو وجود ہے جسے لامہ کہتے ہیں) کہتے ہیں۔ جو وجود کو گرم رکھتا ہے۔

پنجم: آکاس: جسے کان یا سامعہ کہتے ہیں یعنی قوت شنوائی۔ بطرف نیک و بد ہے طریق سبحان و تعالیٰ سب کان ہیں۔ اگر کان نہ ہوں تو آدم بہ صفات پاک سن نہ پائے۔

یہ پانچ خاصیت وجود آدم علیحدہ علیحدہ ہیں۔

سوال نمبر 48: بعض لوگ جب فقراء کے در پر خدمت گذار ہوتے ہین تو حاضر رہتے ہیں لیکن بعض حاضر سوتے ہوئے بھی غیر حاضر ہوتے ہیں۔ اس کا کیا بیان ہے؟

جواب: جو ظاہر ہے وہ خود مشغول نفسانی ہوتا ہے اور وہ غیر حاضر ہے اور اگر در صورت دور ہے اور باطنِ خود پر دھیان رکھتا ہے تو باوجود غیر حاضر کے وہ حاضر ہے۔

سوال نمبر 49: اللہ سبحان تعالیٰ "سر" ہے۔

جو سات لطائف:

لطیفہ قلب لطیفہ روح لطیفہ سِر لطیفہ اخفیٰ لطیفہ نفس لطیفہ قالبی لطیفہ نفی اثبات

اور ذرہ انوار الٰہی کے وجود دنیا قایم ہوئی پھر باز پرس محاسبہ اعمال نیک و بد ہوگا۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس بارے میں۔

جواب: بادشاہ اپنی مسند کامرانی پر بیٹھا تمام بر عالم اور عالمیان پر اس کا حکم جاری ہے۔ کسی کی

جرات نہیں کہ اس کی حکم عدولی کرے اور اگر یہی بادشاہ رات کی تاریکی میں اکیلا بدکاروں کے محلے چلا جائے اور بدمعاش اس کے گرد جمع ہو جائیں اور وہ انہیں کہے کہ مَیں بادشاہ ہوں تو اس کی کوئی بات نہیں سنے گا۔ بلکہ اس کو تنبیہ ہوگی۔ باز پرس ہوگی۔ یہی طریقہ رب تعالیٰ جل کا ہے۔ جو کرو گے اس کا حساب تو دینا ہے۔

سوال نمبر 50: بہشت کے دروازے پر داخلے کے وقت کلمہ شریف کا ورد ہوگا؟ کلمہ شریف پڑھنا پڑے گا؟

جواب: فی الواقع وردِ کلمہ معظم کئی قسم کے ہیں۔

سوال نمبر 51: وجود کتنے "نظر" ہے۔؟

جواب: وجود تین نظر ہے:

جرمِ نظر: جسے ہندوستانی "جرام دشت" کہتے ہیں

نظر عالم: جسے ہندی "آتم دشت" کہتے ہیں اور جرم نظر وہ ہے مثل آدم وغیرہ حضور خودنظر آئیں۔ نظر عالم میں آنچہ تماشہ وکیفیت ملک وہ شہرہا ایک نشت میں دیکھ سکیں۔

ارواح نظر: وہ ہے کہ دل وجان وجود خود بہ خود دکھائی دے۔

سوال نمبر 52: وجودِ دل کہاں ہوتے ہیں: کون سے مقام پر؟

جواب: "در سہ جا" تین جگہوں پر [بتا چکا ہوں]

[عرض ہے کہ یہ تین جگہیں کون سی ہیں؟]

1: نظرگاہ بیداری:

جسے ہندی میں "جاگرت" کہتے ہیں۔

2: خواب دیکھنا:

جسے ہندی میں "سپن" کہتے ہیں۔ [سپنا۔ خواب]

3: آرام، خواب:

جسے ہندی میں "سکھوپت" کہتے ہیں۔

[نظرگاہ بیداریست اور سپن دیکھنا اور خواب آرام۔ وہ کہتے ہیں خواب کے مضمون کے علاوہ کوئی اور چیز خواب میں نہیں دیکھتے]

لہذا وجودِ دل کا مقام ان تین جگہوں پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 53: معنی دل کیا ہے؟

جواب: "دل" میرا اور تمہارا۔ یعنی دوئی از دوست کیونکہ دل ارواح کو ماں، باپ، بہن، بھائی، عورت (بیوی) اور اولاد کی جانب کھینچ (کھنچتا) ہے۔ اور الفت (محبت) کرتا ہے۔ یوں سمجھو کہ "یہ محبت دوئی از دل ہے"

سوال نمبر 54: صورت دل کیا ہے کہ جو نظر نہیں آتی؟

جواب: صورت دل مانند ''ہوا'' ہے۔

سوال نمبر 55: ''دانستہ'' کس طرح ہوتا ہے؟

جواب: درخت کو اس کی جڑ سمیت نکالو کہ جڑ نظر نہ آئے۔ چنانچہ دل حواس خمسہ کے ساتھ اسی طرح کا معاملہ ہے۔ تعلق ہے۔ نظر نہیں آتا۔ سمجھو کہ
صورت دل مانند ''ہوا'' ہے۔

سوال نمبر 56: دل کیا کام کرتا ہے؟

جواب: دل ''ارواح'' کی دلالی کرتا ہے۔

سوال نمبر 57: کس طرح پتا لگتا ہے؟

جواب: دوکان حواس خمسہ کہ ہندی کہتے ہیں کہ وہ لذت دنیاوی پکڑ کر ارواح تک پہنچاتا ہے۔ اور ارواح این لذتِ گناہ میں گرفتار ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ دل سودائی بہ خریدار از دوکان ازیں ہے۔
بہ ذمہ خریدار و دوکاندار ہوتا ہے، کمی اور اضافہ [خریدار (ارواح) دوکاندار (حواس خمسہ] دل بس دلالی کر کے الگ ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ دلال کہلاتا ہے۔

سوال نمبر 58: خیال دل کیا ہے؟

جواب: لوہار آگ پر لوہا رکھ کر تلواریں بناتا ہے۔ اس کے لیے وہ آگ جلاتا ہے۔ جب وہ تلوار ڈھال لیتا ہے۔ تو آگ بجھا دیتا ہے یا پرائے کر دیتا ہے۔ دل کی مثال آگ جیسی کی سی ہے۔ لہذا
دل کی تیز رفتار زندہ ہے اور سمجھو کہ خیال دل ''دم'' یعنی سانس ہے۔

سوال نمبر 59: خیال دم (سانس) کیا ہے؟

جواب: خیال دم (سانس) دل سے ہے۔

سوال نمبر 60: اس کو کیسے سمجھ پائیں گے؟

جواب: خود نظر ڈالو، خواب میں چلے جاتے ہو تو ایک شخص آتا ہے تمارے گھر کی چیزیں اٹھا کر لے جاتا ہے۔ اس وقت ''دم'' حاضر تھا [کیونکہ سانس تو آ جا رہا تھا] مگر اس کو چور کی خبر نہ ہوئی۔ دل اس وقت خواب خیال میں تھا۔ پس یہ سمجھو کہ خیال دم از دل است گویا سانس (دم) بغیر دل مردہ ہے۔

سوال نمبر 61: خواب ''کرا'' اور ہندی میں اس کو ''نند'' کہتے ہیں؟

خواب: ایسے خواب کو کہتے ہیں کہ حرصِ دنیا خواب میں آئے حرص برخیزد جو مجھے اور تم کو مار دیتی ہے۔ پھر خواب سے بیدار کر دیتی ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں، فقیروں کی محبت کبھی دل سے

نہیں مرتی۔ ہرگز چون مرن بتلا مرن اور خیز دبتلا خیزد۔

<u>سوال نمبر 62:</u> فقراء "کرا" کہتے ہیں؟

جواب: حرص دنیا کو چھوڑ دیں تو میں اور آپ فارغ ہیں۔ تو پھر کوئی چیز ہم اپنی خواب میں نہیں دیکھیں گے۔ شاید خواب فقراء کو ہندی جوک "نند" کہتے ہیں وہ دنیا میں آنے جانے سے فارغ ہیں۔ "موہ کش" ہیں۔

<u>سوال نمبر 63:</u> تمام حیوانات و نباتات و جمادات وغیرہ پر بیداری چار بار آتی ہے۔ وہ بیداری کیا ہے؟

جواب: اسے گردش فلک کہتے ہیں۔

سَر اُوتر (شمال) اور پاؤں دکھنی (جنوب) اور چشم (نگاہ) سورج یا چاند جانب ہے۔ اور ہڈیاں۔ پہاڑ اور پتھر اور کھال زمین اور نبض دریائے خون اور دریا کا پانی اور ندی نالے اور درخت خس وخاشاک تمہارے تن بدن کی طرح ہے۔ سارا جسم (وجود) کے بال "برتن" ہیں اور کان آسمان کی جانب لگے ہیں۔

<u>سوال نمبر 64:</u> کان دو اور آسمان ایک؟

جواب: دو کان [دو + کان] بات ایک ہی کو سنتے ہیں۔ آدم چار وقت بیداری میں گردش فلک سے گزرتا ہے۔ جس وقت اسے خواب آتی ہے تو قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ ہندی اسے

"بمبر اث پورکھ" کہتے ہیں۔

<u>سوال نمبر 65 اور سوال نمبر 66:</u> آدم جو اپنا وجود رکھتا ہے آن وقت بیدار ہے۔ اور اس وقت "بے خبری" نہیں ہوتی۔ عرض ہے کہ اس وقت بیداری بھی نظر نہیں آتی؟

جواب: جس وقت بے خبری ہوتی ہے ہاتھ پاؤں بھی آرام کر رہے ہوتے ہیں۔ جب یہ وقت گزر جاتا ہے تو وجود کا آرام نہیں رہتا۔ اب تمام وجود آزاد ہے۔

چنانچہ!

کوتوال (پولیس) چور کو پکڑتی ہے اور بحضور امیر صوبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ چور جانتا ہے کہ مجھے جسمانی سزا ملنے والی ہے یا کوئی اور سزا جو قاضی دے۔ اور وہ ڈرتا ہے اور اس کا دل گھر کے افراد ماں باپ یا اولاد وغیرہ کے بارے نہیں سوچتا کہ ان کا کیا ہوگا۔ بلکہ اپنی جان کی بابت ہی سوچتا ہے۔ نظر و دل کوتوال اور امیر صوبہ (یا قاضی) کی طرف ہی رہتا ہے کہ میرے ساتھ کیا کرنے والے ہیں وہ بے خبری میں نہیں ہوتا اس وقت وہ بیدار ہوتا ہے۔

<u>سوال نمبر 67:</u> "در" و "اصل" میں کیا فرق ہے؟

جواب: جو وجود کا فرق ہے۔

<u>سوال نمبر 68:</u> "دانستہ" کیسے ہوتا ہے۔؟

جواب: واصل کی جگہ ہے۔ جہاں دل واصل ہو۔ تن وہاں نہ پہنچ سکے مگر وجود کا یہاں فرق

ہے۔ کیونکہ وجود واصل اور نا واصل میں بھی فرق ہے۔

سوال نمبر 69: کتنا فرق ہے؟

جواب: وجود واصل مثل آئینہ ہے۔

سوال نمبر 70: اس پر آپ کیا کہتے ہیں کہ ایک جانب روش اور ایک جانب نابینا؟

جواب: جس طرف روشن ہے [روشنی ہے] خدا اس دل کی جانب ہے۔ اور جس جانب نابینا ہے۔ گویا تن اور در اس جانب دنیا عقب نشیں ہے۔ وجود ناواصل مثل "ہندوستان" ہے۔ ہر طرف سیاہ اور سیاہی ہے۔ نہ دین کی خبر اور نہ دنیا کی یہی ہے فرق واصل اور ناواصل کی۔

نوٹ: مترجم کی فارسی عبارت میں اکثر جگہ سقم ہے اور کہیں کہیں اغلاط ہیں جسے ضرور دیکھا گیا ہے

مترجم از فارسی تا اردو مسودہ [تمام شد]

بتاریخ 2 اپریل 2018ء